© rasailojaraid.com

تشبہ اور غلامانہ خصائل

تشبہ کا ایک اور پہلو بھی ہے جس کی بنا پر اسلام اس کا سخت مخالف ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک قوم کے لوگ اپنی قومی خصوصیات کو صرف اسی وقت چھوڑتے ہیں جب ان کے اندر کوئی نفسی کمزوری اور اخلاقی ڈھیل پیدا ہو جاتی ہے۔ جو شخص دوسروں کا اثر قبول کر کے اپنا رنگ چھوڑ دے اور ان کے رنگ میں رنگ جائے، لامحالہ اس کے اندر تلون، چھچھورپن، سرعت انفعال اور خفیف الحرکتی کا مرض ضرور ہو گا۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی جائے گی تو یہ مرض ترقی کرے گا۔ اگر بہ کثرت لوگوں میں یہ پھیل گیا تو ساری قوم نفسیاتی ضعف میں مبتلا ہو جائے گی۔ اس کے اخلاق میں کوئی پختگی باقی نہ رہے گی۔ اس کے ذہن کی چولیں اتنی ڈھیلی ہو جائیں گی کہ ان پر اخلاق اور خصائل کی مستحکم بنیادیں قائم ہی نہ ہو سکیں گی۔ لہٰذا اسلام کسی قوم کو بھی یہ اجازت دینے کے لیے تیار نہیں کہ وہ اپنے اندر اس نفسی بیماری کو پرورش کرے۔ مسلمانوں ہی کو نہیں، بلکہ جہاں اس کا بس چلتا ہے، وہ غیر مسلموں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ وہ کسی انسان میں بھی اخلاقی کمزوری دیکھنا نہیں چاہتا۔

خصوصیت کے ساتھ مفتوح و مغلوب لوگوں میں یہ مرض زیادہ پھیلتا ہے۔ ان کے اندر محض اخلاقی ضعف ہی نہیں ہوتا بلکہ درحقیقت وہ اپنی نگاہوں میں آپ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو خود حقیر سمجھتے ہیں، اور اپنے حکمرانوں کی نقل اتار کر عزت اور فخر حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ عزت، شرافت، بندگی، تہذیب، شائستگی، غرض جس چیز کا بھی وہ تصور کرتے ہیں اس کا مثالی نمونہ انھیں اپنے آقاؤں ہی کی صورت میں نظر آتا ہے۔ غلامی ان کے جوہر آدمیت کو اس طرح کھا جاتی ہے کہ وہ علانیہ اپنی ذلت اور پستی کا مجسم اشتہار بننے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اس میں شرم محسوس کرنے کے بجائے فخر محسوس کرتے ہیں۔ اسلام جو انسان کو پستیوں سے اٹھا کر بلندی کی طرف لے جانے آیا ہے، ایک لمحے کے لیے بھی اس کو جائز نہیں رکھتا کہ کوئی انسانی گروہ احتقار [تحقیر] نفس کے اس اسفل السافلین میں گر جائے جس سے نیچے پستی کا کوئی اور درجہ ہے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں عجمی قومیں اسلامی حکومت کے زیرنگیں آئیں تو آپ نے ان کو سختی کے ساتھ اہل عرب کی نقالی سے روکا۔ اسلامی جہاد کا مقصد ہی باطل ہو جاتا، اگر ان قوموں میں غلامانہ خصائل پیدا ہونے دیے جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کو اسلام کا پرچم اس لیے نہیں دیا تھا کہ وہ قوموں کے آقا بنیں اور قومیں ان کے ماتحت غلامی کی مشق بہم پہنچائیں۔ (ابوالاعلیٰ مودودی، ''مغربی نیشنلزم اور فرنگی لباس''، ترجمان القرآن، جلد ۱۵، عدد ۴، شوال ۱۳۵۸ھ، دسمبر ۱۹۳۹ء، ص ۳۱۹-۳۲۰)۔

© rasailojaraid.com